فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5259

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ

جلد ۴۷/۱۲ ۱۲ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش ۱۲ فروری ۱۹۵۸ء نمبر ۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ اُم سیدہ مہر آپا صاحبہ بیگم صاحبہ جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم کو گزشتہ دنوں فالج کی نہیں بلکہ لقوہ کی شکایت ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے کچھ تکلیف باقی ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مراکش اور سعودی عرب ہم آہنگ عرب اور خارجہ پالیسی رکھیں گے

شہزادہ حسن کے دورہ کے بعد دونوں حکومتوں میں معاہدہ ہو گیا

جدہ ۱۱ فروری۔ سعودی عرب اور مراکش کے درمیان اس امر پر مکمل مفاہمت ہوگئی ہے۔ کہ دونوں ملک عربوں سے متعلقہ امور اور بین الاقوامی معاملات میں ایک دوسرے سے بالکل ہم آہنگ پالیسیاں اختیار کریں گے۔ معاہدہ کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان وسیع پیمانے پر اقتصادی تعاون بھی طے کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ پر دونوں ممالک کے نمائندوں نے دستخط کر دیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مراکش کے ولی عہد مولائے حسن نے شاہ سعود اور دوسرے اعلیٰ سعودی حکام سے یہاں بات چیت کی تھی۔ اس کے بعد دونوں ممالک میں دوستی اور تعاون کے معاہدہ پر دستخط کئے گئے۔ جس کے تحت اُن عرب ممالک کی آزادی کے لئے مشترک جد و جہد کا عہد کیا گیا جو آزاد نہیں ہیں۔

سربراہوں کی کانفرنس کیلئے راستہ ہموار کرنا ضروری ہے

ایجنڈے کے بارے میں پہلے سے اتفاق رائے ہونا چاہیئے

لنڈن ۱۱ فروری۔ برطانوی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ سربراہوں کی مجوزہ کانفرنس کے لئے وزرائے خارجہ کی کانفرنس یا سفارتی بات چیت کے ذریعہ ایجنڈا کی پوری تیاری کرنا ضروری ہے۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن کے نام ایک خط میں سربراہوں کی کانفرنس کے لئے تین ۲۲

۲۲ شرائط پیش کی ہیں۔ مسٹر میکملن نے یہ خط مارشل بلگانن کے ۹ جنوری کے خط کے جواب میں لکھا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ کانفرنس کے لئے پہلے سے میدان پوری طرح ہموار کرنا چاہیئے۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ کانفرنس کے ایجنڈے کی نوعیت کے متعلق وسیع اتفاق رائے ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ کانفرنس میں شریک ہونے والے سربراہ باہمی اختلافات کے تصفیہ کے لئے عملی اقدامات کرنے کے تہ دل سے خواہاں ہیں۔ مسٹر میکملن نے مارشل بلگانن کو بتایا ہے کہ اگر مذکورہ مسئلہ پہلے حل نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ کانفرنس بے نتیجہ ثابت ہوگی۔

جناب احسان دانش اور جناب شیر محمد اختر

کے اعزاز میں عصرانہ

ربوہ ۱۱ فروری۔ کل احمدیہ انٹر کالجیٹ پریس ایسوسی ایشن کی طرف سے ملک کے مشہور شاعر و ادیب جناب احسان دانش اور ہفت روزہ قندیل لاہور کے ایڈیٹر جناب شیر محمد اختر کے اعزاز میں عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں اراکین ایسوسی ایشن کے علاوہ بعض دیگر حضرات بھی شریک ہوئے۔ دونوں معزز مہمان تعلیم الاسلام کالج یونین کے چوتھے بین الکلیاتی سالانہ مباحثہ میں منصفی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ربوہ آئے ہوئے تھے۔

اہالیان ربوہ ہر جمعرات کو روزہ رکھیں

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اہالیان ربوہ رمضان المبارک کے شروع ہونے تک ہر جمعرات کو روزہ رکھیں۔ اور ان ایام میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔

خاکسار محمد صدیق صدر عمومی ربوہ

نائیجیریا میں تیل کے نئے چشمے

لنڈن ۱۱ فروری۔ مشرقی نائیجیریا میں تیل کا ایک نیا چشمہ دریافت ہوا ہے۔ شیل کمپنی نائیجیریا میں چالیس ہزار مربع میل کے رقبہ میں دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ کے صرفہ سے تیل کی جو تلاش کر رہی ہے۔ اس کے دوران اس کو یہ تیسرا چشمہ ملا ہے۔ یہ تازہ کنواں دس ہزار فٹ تک کھودا گیا ہے۔ ابھی یہ اندازہ نہیں ہو سکا۔ کہ اس چشمہ میں کتنا تیل موجود ہے۔

برطانیہ میں مکانات کے لئے قرضے

لنڈن ۱۱ فروری۔ گزشتہ سال برطانیہ میں ہاؤسنگ سوسائٹیوں نے مکانوں کے خریداروں کو ۳۷ کروڑ پونڈ قرضہ کے طور پر دیئے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۵۸ء

موجودہ سیاست اور اسلام

چند روز ہوئے ہم نے طریق انتخابات کے موضوع پر لکھتے ہوئے لکھا تھا کہ یہ کہنا کہ جداگانہ طریق انتخاب سراسر اسلامی ہے۔ اور اس کے لئے کثیر رقم اور وقت صرف کر کے استصواب کرانے کی مہم چلانا نہ صرف فضول خرچی ہے بلکہ اسلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسلام کو اس تفریق سے جو جداگانہ اور مخلوط انتخاب میں کی جاتی ہے فی نفسہٖ کوئی تعلق نہیں۔ یہ سراسر ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ البتہ طریق خواہ کوئی ہو۔ اسلامی تقوے اور دیانت کو مد نظر رکھنا ضرور اسلامی فعل ہے۔

اس رائے میں ہم تنہا نہیں ہیں بلکہ اکثر دینی جماعتوں کا یہی فتویٰ ہے۔ چنانچہ خود جماعت اسلامی کے متعدد علماء کا فتوےٰ بھی جواب اسی وجہ سے مودودی صاحب سے الگ ہو چکے ہیں یہی ہے۔ چنانچہ ہفت روزہ "المنیر" لائل پور اس ضمن میں لکھتا ہے۔

"جماعت اسلامی اب جو موقف بھی اختیار کرے۔ خدا کے لئے وہ اسے اسلام کی تعبیر کے طور پر پیش نہ کرے۔ یہ بات نہ جماعت کے حق میں مفید ہے۔ اور نہ اسلام کے ساتھ ادنےٰ تعلق کی صورت میں بھی جائز کہ جو پالیسیاں آئے دن بدلنے والی ہوں۔ اور جن میں ایک جماعت کو آج اسلام کی دشمن اور کل اسلام قرار دینا ہو۔ آج اس کے امیدوار فاسق و فاجر اور خائن ہوں۔ اور انہیں ووٹ دینا حرام ہو۔ اور کل ان کے ساتھ تعاون اسلامی ضرورت قرار پا گئے۔"

"اب جو پالیسی جماعت انتخابات کے لئے وضع کر رہی ہے۔ اسے "اقامت دین" کے واحد طریق کار کے طور پر ہرگز پیش نہ کی جائے۔ ہم سے مذکورہ مفاسد کے علاوہ یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ جماعت کے ذمہ دار حضرات کو ہر پالیسی کی تائید میں ایک تو قرآن و سنت کے دلائل کی ایسی تاویلات پیش کرنی پڑتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو بازیچۂ سیاست بنانے کے مترادف ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں خود اپنی متضاد باتوں کو مربوط ثابت کرنے میں ناروا طرز عمل اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات اس سے ثقاہت اور دیانت مجروح ہوتی ہے۔"

اسلام میں موجودہ سیاست کو گھسیٹرنے کا یہی نتیجہ ہو سکتا تھا۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ جماعت اسلامی کے اکثر اکابر جو پہلے مختلف رائے رکھتے تھے اب سمجھ رہے ہیں کہ مودودی صاحب نے سیاست کو اسلام میں گھسیٹر کر دین کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے۔

"المنیر" نے جو کچھ اس ضمن میں کہا ہے درست ہے۔ اور جماعت احمدیہ ہمیشہ سے اسی پالیسی پر کاربند رہی ہے۔ ہم یہاں سیاست کو اسلام میں گھسیٹرنے کی تمام خرابیاں بیان کرنا نہیں چاہتے یہ ایک وسیع مضمون ہے جو اس مختصر نوٹ میں نہیں سما سکتا۔ البتہ ہم عام طور پر اتنا ضرور بیان کر دیتے ہیں کہ سیاست ایک دلفگار رنگ کا کھیل ہے۔ اور اس میں ہزاروں وقتی مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں سے اکثر کوئی مستقل اخلاقی قیمت نہیں رکھتے۔ اور صرف عارضی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور حالات کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ اسلام صرف تقوے کے نقطۂ نظر سے حکم لگا سکتا ہے۔ لیکن یہ طریق سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ "المنیر" نے اشارہ کیا ہے۔ کہ کسی خاص سیاسی مسئلہ پر اسلام کا لیبل چسپاں کر کے مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دو پارٹیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ طریق انتخاب کا معاملہ ایسا ہی ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی اہل علم اپنی رائے بھی ظاہر نہ کرے۔ اپنی رائے کے اظہار کا ہر ایک کو اختیار ہے۔ لیکن ایسے مبہم مسائل میں ایک خاص طریق کو اسلامی قرار دے کر پراپیگنڈہ کی مہم چلانا فریب نفس کے علاوہ ملک و قوم سے دشمنی کرنے کے مترادف ہے ؛

الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب ہے۔ اس موقعہ پر انشاء اللہ الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے جس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہوگی۔ کہ اس میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک غیر مطبوعہ معرکۃ الآراء تقریر شائع ہو رہی ہے جو حضور نے مارچ ۱۹۴۴ء میں جلسہ لاہور میں ارشاد فرمائی تھی۔

اہل قلم احباب جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ ایجنٹ صاحبان اس نمبر کی مطلوبہ تعداد سے ۱۲ فروری تک اطلاع دیں۔ مشتہر احباب ۱۵ تاریخ تک اپنے اشتہارات دفتر میں پہنچا دیں ؛ (مینجر الفضل)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

ایک ایک صد روپیہ عطیہ دینے والے مخلصین

جن اراکین انصار اللہ نے حضرت نائب صدر صاحب محترم انصار اللہ مرکزیہ کی تحریک پر ایک ایک سو روپیہ تعمیر فنڈ میں نقد ادا کیا تھا یا وعدے کئے ہوئے تھے ان کی تین فہرستیں اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی فہرست عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ جن احباب کرام نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ لیکن ابھی تک رقم نہیں بھجوائی۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقم جلد مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا ان کا نام بھی شامل فہرست کیا جا سکے۔ اور دوسرے اراکین کو بھی جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے بچندہ کی تحریک کر کے مزید ثواب کے مستحق ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

عقیدۂ حیاتِ مسیح کے نقصانات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ ۵۷ء

(قسط چہارم)

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جلسہ سالانہ ۵۷ء پر مورخہ ۲۷ دسمبر کے پہلے اجلاس میں جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے ——— (ادارہ)

یہ بڑی دردناک بات ہے کہ عیسائی اور اس لشکرِ کفر کے بڑے جرنیل مثلاً پادری زویمر تو یہ تسلیم کریں کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا اور محلہ خانیار میں مدفون ہے تو عیسائیت پر ابدی موت واقع ہو جائے۔ لیکن مسلمان مسلمان کہلا کر اس بات پر مصر ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر بیٹھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد کیا پیارا ارشاد ہے کہ مسیح کو مرنے دو کہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے۔ حضورؑ نے فرمایا ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم

سچ بات یہ ہے کہ سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی نے کہ آنے والا مسیح صلیب کو توڑے گا۔ اس زمانہ میں پورا ہو کر ایسی کیفیت پیدا کر دی ہے کہ ایک مومن کی روح بے اختیار سجدے میں پڑ جاتی ہے۔ ایک گمنام گاؤں میں ایک شخص جو کوئی دنیوی علوم کا ماہر نہ تھا اور جس کا کام تاریخی تحقیقاتیں کرنا نہ تھا بلکہ اس کا دل محبتِ الہٰی اور محبتِ رسولؐ سے سرشار تھا۔ اور جو واقعہ میں اس شعر کا مصداق تھا ؎

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایتِ مہر و وفا مپرس

اسے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے بے چین کیا اور اس بے چینی میں خدا تعالیٰ کی محبت کا شعلہ گرا اور انہیں یہ علم دیا گیا۔ کہ مسیح مر گیا۔ پھر آپ نے اس معاملے میں تحقیق کی حد کر دی۔ اور ایک کتاب مسیح ہندوستان میں تصنیف فرمائی اور اس معاملے کو نہیں چھوڑا جبتک قطعی طور پر یہ ثابت نہیں کر دیا کہ مسیح مر گیا اور کشمیر میں مدفون ہے۔ اس بم نے عیسائیت کا ہیروشیما گرا دیا۔ اور اس تحقیق نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا خدا کا صادق و مصدوق رسول ثابت کیا کہ حضورؐ کی نظر صاف طور پر چودہ سو سال آگے کا نقشہ دیکھتی نظر آتی ہے۔ حضورؐ نے اس کسرِ صلیب کے واقعہ کو کسی قوم یا جماعت کی طرف منسوب نہیں کیا بلکہ ایک شخصِ واحد کی طرف منسوب کیا کہ وہ اکیلا کسرِ صلیب کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحقیقات کے بعد مسیح تو ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ اب جماعت یا دنیا کے دیگر محققین جو کچھ بھی کریں گے وہ مرے کو مارنے والی بات ہے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدك المسیح الموعود۔

دسواں نقصان

دسواں نقصان اس عقیدے سے یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے خلاف عقیدہ ماننا پڑتا ہے۔ اور اس سے حضورؐ کی مہرِ ختمیت ٹوٹتی ہے۔ علماءِ مخالفین کے نہایت خلافِ واقعہ پروپیگنڈا کو اگر برطرف رکھا جائے۔ تو ہر دیانتدار اور راستی پسند انسان یہ جانتا ہے کہ احمدی ہرگز ہرگز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کے منکر نہیں۔ بلکہ جو غیرت انہیں حضورؐ کی ختمِ نبوت کے متعلق ہے وہ یقیناً کسی کو نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں:۔

"جس طرح آپ لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی و نبوت کا جاری ہونا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت میں داخل ہے اور آیت ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبیّ بعدی اس عقیدہ کے کذبِ صریح پر کامل شہادت ہے۔ ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کر دی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات میں نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اس کے جلال کے لئے

پس آیت ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم اس کے معنی ہیں کہ لیس محمد ابا احدٍ من الرجال الدنیا ولٰکن ھو ابٌ للرجال الاخرۃ لانّہٗ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہٖ۔

غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمدؐ و احمدؐ ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے ہے۔ اور یہ نام مجھے بحیثیت فنافی الرسول کے ملا ہے۔ لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔ لیکن عیسےٰ کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا۔ اور عیسیٰؑ بغیر مہر توڑنے کے آ نہیں سکتا کیونکہ اس کی نبوت ایک الگ نبوت ہے۔"

پھر اسی کتاب میں فرماتے ہیں:۔

"اب یہ کبھی ممکن نہیں کہ یہ مہرِ نبوت ٹوٹ جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ بروزی رنگ میں آ جائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا اظہار کریں۔ اور یہ بروز خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہدہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وآخرین منھم لمّا یلحقوا بھم اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ انہیں کی صورت اور انہیں کا نقش ہیں لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب معراج کی رات دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے مقام سے آگے نکل گئے تو کیونکر رو رو کر اپنی غیرت ظاہر کی تو پھر جس حالت میں خدا تو فرمائے کہ تیرے بعد کوئی نبی

نہیں آئے گا اور پھر اپنے فرمودے کے برخلاف عیسیٰ کو بھیج دے۔ تو پھر کس قدر یہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دل آزاری کا موجب ہوگا۔ غرض بروزی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا اور نہ مُہر ٹوٹتی ہے لیکن کسی دوسرے کے آنے سے اسلام کی بیخکنی ہو جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت اہانت ہے کہ یہ عظیم الشان کام دجال کشی کا عیسیٰ سے ہوا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نعوذ باللہ اس سے جھوٹی ٹھہرتی ہے۔ اور اس آیت میں ایک پیشگوئی مخفی ہے۔ اور وہ یہ کہ اب نبوت پر قیامت تک مُہر لگ گئی ہے اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کسی میں طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اسلئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی ہے اور اس نبوت کے مقابل پر تمام دنیا بے دست و پا ہے۔"

اسی رسالہ میں حضورؑ پھر یہ بھی فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اسی نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور جیسا کہ میں قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے پر ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اسی طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ مث)

یہ نقصانات مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔

گیارھواں نقصان

میں آخری نقصان بیان کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ کہ اس غلط عقیدے کے نتیجہ میں مسلمانوں کی نگاہیں ایک غلط طرف لگی ہوئی ہیں۔ انہوں نے خود دیکھا کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ نے احیاء و تجدید دین کے لئے مجددین مبعوث فرمائے لیکن انہوں نے یہ نہ سوچا کہ دجال کے ساتھ آخری جنگ کی فتح وہ کیوں ایک غیر قوم کے نبی کی طرف منسوب کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بڑا ہی خلاف غیرت خیال تھا کہ کوئی غیر آئے گا اور مسلمانوں کے انتہائی انحطاط و زوال میں ان کی اصلاح کرے گا۔ اور اپنے احسان کا بار نعوذ باللہ فخر اولین و آخرین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈالے گا۔

محبت کا تقاضا وہی تھا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح بیان فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ محبوب بارگاہ ہیں ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او صد ہزار

مسیح کی کیا مجال تھی کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کے لئے آتا۔ کیا سردار دو عالم کی قوتِ قدسیہ و تزکیہ ختم ہو گئی تھی کہ اب امت سے کوئی نہ آسکے۔ یہ خیال سرتا پا باطل اور امت کو ایک شدید مایوسی اور احساس کمتری میں مبتلا کرنے والا خیال ہے۔

نہ آسمان پر کوئی گیا تھا نہ کسی نے آنا ہے۔ یہ تو عیسائیوں کے اپنے نبی سے محبت کے ولولے تھے۔ وہ ظاہرہ طور پر دنیا میں کامیاب نہ ہوئے اور ایسی حالت میں فطری خواہش یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنی ناکامی کو کسی حسین تخیل کے نیچے دبا دے اسلئے انہوں نے اپنے دل کو بہلانے کے لئے یہ عقیدہ ایجاد کیا۔ کہ مسیح آسمان پر چڑھ گیا حالانکہ نہ کوئی آسمان پر گیا تھا اور نہ جا سکتا ہے

تبویب "مسند احمدؒ"

احادیث نبوی کا انسائیکلوپیڈیا

اس کتاب کی اہمیت دو وجہ سے ہے۔ اول اسلئے کہ یہ ایک عظیم الشان امام کی تصنیف ہے جس کی امامت فی الحدیث پر دنیا کے تمام مسلمان متفق ہیں۔ دوسرے یہ کتاب احادیث کا سب سے بڑا مجموعہ ہے کسی امام حدیث کا اتنا بڑا مجموعہ احادیث صفحہ عالم پر موجود نہیں۔ اس میں چالیس ہزار کے قریب حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ اور ایسا کم دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی صحیح حدیث ہو اور وہ مسند احمد میں موجود نہ ہو۔ لیکن اس اہمیت کے باوجود کتاب میں بعض ایسی الجھنیں بھی تھیں جن کی وجہ سے کتاب سے حقیقی استفادہ بڑا ہی محدود تھا۔ کیونکہ یہ معلوم کرنا کہ کسی مضمون کی کوئی حدیث کہاں ہے۔ انتہائی مشکل امر تھا۔ اسی وجہ سے علمائے حدیث کی ہمیشہ یہ تمنا رہی کہ کوئی اللہ کا بندہ اس کتاب کو اس طرز پہ مرتب کرے کہ مذہبی مضامین کے لحاظ سے اس کتاب سے استفادہ بہت آسان ہو جائے۔ علامہ ذہبی اسی تمنا کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"لعل اللہ تبارک وتعالیٰ یقیض لھذا الدیوان السامی من یخدمہ ویبوب علیہ ویتکلم علی رجالہ ویرتب ھیئتہ ووضعہ"

لیکن علامہ ذہبی جیسے حافظ حدیث کی اس تمنا کے باوجود آجتک اس کام کو انتہائی آسان صورت میں کوئی بھی مکمل نہ کر سکا اور دینی علوم کا یہ خزانہ بند کا بند رہا۔ آخر تقدیر کے نوشتوں کے مطابق جس نے اس کام کو سرانجام دینا تھا اسکی توجہ اسطرف مبذول ہوئی جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادارۃ المصنفین کے انتظام کے ماتحت اس کام کو شروع کرایا اور آپ کی ہدایات اور بابرکت ارشادات کے ماتحت اب اس کتاب کی پہلی جلد نئی ترتیب کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ مختلف ابواب کے ماتحت تمام احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ لیکن مسند کی حیثیت کو باقی رکھنے کیلئے ہر حدیث کے سامنے حاشیہ پر مسند کے پہلے ایڈیشن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ صحت و ضعف کی تشریح کے ساتھ صحاح ستہ سے احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے۔ نیز یہ تصریح بھی کی گئی ہے کہ پیش نظر جلد میں کس قدر روایات امام احمد کی اپنی ہیں اور کتنی روایات ہیں جو آپ کے بیٹے ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ یا ان کے شاگرد ابو بکر القطیعی نے دوسرے واسطوں سے لیکر اس کتاب میں شامل کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مضمون سے متعلق متفرق ابواب میں آنیوالی احادیث کو بلحاظ مضمون اس طرح یکجا کیا گیا ہے کہ احادیث کا تکرار بھی نہ ہو اور مضمون بھی ایک جگہ آجائے۔

ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کتاب کی طباعت نہایت عمدہ عربی ٹائپ میں کاغذ بہت اچھا اور تقطیع ۲۰×۳۰/۸ ہے۔ قیمت مجلد عمدہ ۸/۸/۷ روپیہ ۱۰ ابو المنیر نور الحق

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ

(از مکرم صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی سکھر)

میرے والد محترم حضرت صوفی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب میں سے تھے۔ وہ اور حضرت عرفانی صاحب مرحوم کے چچا شیخ مولا بخش صاحب یہ بھی ۳۱۳ والی لسٹ میں شامل ہیں۔ ان ہر دو کے اس لسٹ میں نمبر ۲۱۳ اور ۲۱۶ ہیں اور ان ہر دو کی بیعت غالباً ۱۸۹۰ء/۱۸۹۱ء کی ہے) احمدیت کے زمانہ میں قریباً ہر کام میں خواہ دین کا ہو یا دنیا کا اکٹھے ہی رہے۔ قادیان دارالامان اکٹھے ہی جاتے۔ تقریباً ۱۸۹۸ء و ۱۸۹۹ء سے جبکہ میں کوئی ۶ سال کا ہی تھا میرے والد صاحب بزرگوار مجھے دارالامان لے جاتے اور مجھے یاد ہے کہ جب سالانہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یکے سواری کے لئے نہ ملتے تو قافلہ کی شکل میں سب احباب پیدل چل پڑتے اور مجھے میرے والد اور دوسرے لاہور کے بزرگ کندھوں پر اٹھا کر مہمان خانہ تک لے جاتے۔ — دارالامان کے قیام کے دوران میں حضرت عرفانی صاحب کے مکان پر رہتے تھے۔ شیخ مولا بخش صاحب کے بڑے لڑکے شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے بی۔ ٹی میرے ہم عمر ہیں۔ وہ اور میں اول مشن ہائی سکول رنگ محل لاہور اور بعد میں اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ دروازہ لاہور میں اکٹھے ہی ایک جماعت میں میٹرک تک رہے اور ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعودؑ کی وفات حسرت آیات لاہور میں ہوئی تو میں اس وقت ایف۔ اے میں اسلامیہ کالج میں پڑھتا تھا اور وہ اسلامیہ سکول میں ہی رہے تھے۔ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب کے چھوٹے بھائی شیخ مسعود احمد صاحب رشید بی۔ اے۔ بی۔ ای جو سپرنٹنڈنگ انجینئر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے اور حال ہی میں لاہور ہسپتال میں فوت ہوئے ہیں۔ یہ گو بچے ہی تھے مگر ان کو بھی لگا ہے سکا ساتھ لاتا مجھے مرحوم عرفانی صاحب کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کی وجہ سے بھی میرا محترم عرفانی صاحب کے ہاں آنا جانا بہت تھا۔ حضرت عرفانی صاحبؓ پہلے ایک کرایہ کے مکان میں یکوں والے پرانے اڈے کے قریب رہتے تھے اور پھر کافی عرصہ بعد وہ اس محلہ میں آ گئے جہاں انہوں نے اپنا مکان بنایا تھا اور الحکم اسٹریٹ کے نام سے وہ گلی مشہور تھی۔ آپ اس زمانہ میں عرفانی کی جگہ تراب کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ جب مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں بیٹھنے کا شعور ہوا تو میں نے حضرت عرفانی صاحب کو اکثر اس مجلس میں پایا۔ آپ ہمیشہ تین چار پنسلیں اچھی طرح تراش کر اپنے ساتھ رکھتے اور جہاں بیٹھے اپنے پاس رکھ لیتے اور حضرت مسیح موعودؑ کی مبارک گفتگو یا تقریر کو تیزی سے لکھتے جاتے۔

جب بھی دارالامان جانے کا موقعہ ملتا میں ان کے پاس ضرور جاتا۔ اور یہ کوئی نہ کوئی کتاب جو ان کی اپنی لکھی ہوئی ہوتی مجھے ضرور دیتے اور بڑی محبت اور پیار سے گھر کے حالات معلوم کرتے

حضرت عرفانی صاحب بڑے متوکل شخص تھے۔ اور ان کا گھر کا خرچ بھی عام طور پر کھلا ہوتا تھا

آپ پیدائشی صحافی اور مؤلف تھے آپ نے سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کو جس رنگ میں قلم بند کیا ہے وہ رہتی دنیا تک ان کے نام کو قائم رکھے گا۔

حضرت عرفانی صاحب کی کتاب حیات احمد کے کئی حصے ہیں اور یہ ایک قسم کی احمدیت کی تاریخ ہے۔ اس میں انہوں نے میرے والد ماجد صوفی محمد علی صاحبؓ کا بھی بعض مقامات میں ذکر کیا ہے اور کسی جگہ خاکسار کا بھی ذکر کیا ہے۔

الغرض مرحوم عرفانی صاحبؓ کو خاکسار کے والد صاحب مرحومؓ اور خاکسار سے خاص محبت تھی اور گاہے گاہے مجھے خط بھی لکھا کرتے تھے اور میں بھی ان کو دعا کے لئے لکھتا رہتا تھا

تقسیم ہند کے بعد پاکستان بننے پر ان کے کنبہ کے کچھ افراد کراچی اور ضلع سکھر میں آکر قیام پذیر ہوئے تھے تو ان کی نگہداشت اور ضروری مدد کے لئے خاص طور پر مجھے کئی دفعہ لکھا اور اس طرح مجھے خدمت کا موقع مل کر موجب ثواب ہوا۔

اب آخری دفعہ جب وہ براستہ کراچی ربوہ تشریف لے جا رہے تھے تو انہوں نے مجھے راستہ میں روہڑی اسٹیشن پر ملنے کی اطلاع دی۔ کافی رات گذرے ٹرین پہنچی آپ اکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے بڑی محبت سے ملے۔ میں نے کچھ سکھر کے بسکٹ اور روہڑی کی کھجوریں خدمت میں پیش کیں۔ دیکھ کر بڑی محبت کا اظہار کیا اور دعائیں دیتے رہے اور کہنے لگے کہ اب تو ۹۰ کے قریب پہنچ گیا ہوں۔ سماعت کم ہو گئی ہے اور (۳) زندگی کا لطف جا رہا ہے۔ ٹرین چل پڑی اور دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے۔

یہ آپ کی آخری ملاقات تھی۔ بعد میں شکریہ کا خط لکھا۔ آپ کی طرز تحریر بڑی جاذب ہے۔

احمدیت اور خلافت پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور جنت میں خاص جگہ عطا کرے

آپ کے فرزند رشید شیخ محمود احمد صاحب عرفانی المصریؓ آپ کے صحیح معنوں میں جانشین تھے۔ لیکن افسوس کہ وہ جوانی میں ہی فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے دیگر فرزندوں اور افراد خاندان کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

نقد و نظر

قولِ بلیغ — مصنفہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

قیمت فی نسخہ ایک روپیہ چار آنے۔ دس نسخے دس روپے

ملنے کا پتہ۔ قاضی عزیز احمد صاحب کوارٹر ۴۸ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

اس کتاب کا موضوع مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ فاضل مصنف نے مسئلہ کے قریباً تمام اہم پہلوؤں کو مختصراً واضح کرتے ہوئے براہین قاطع کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اس بارہ میں جو مسلک ہے وہی حق و صداقت پر مبنی ہے اور یہی وہ مسلک ہے جس پر جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی گامزن ہے اور جسے خود اکابر غیر مبایعین بھی اختلاف سے قبل صحیح تسلیم کرتے تھے۔ — اس کتاب میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" اور ایک غیر مبائع چوہدری شکر اللہ صاحب کی حالیہ تصنیف "قول سدید" کو خصوصیت سے مد نظر رکھا گیا ہے۔ اور ان ہر دو کتب میں غیر مبایعین بزعم خود جو "دلائل" دیتے ہیں یا ہمارے مؤقف پر جو اعتراضات کئے ہیں ان کا بڑی عمدگی سے رد کیا گیا ہے۔ — اور بتایا ہے کہ دراصل اس مسئلہ میں غیر مبایعین کا اختلاف محض لفظی نزاع پر مبنی ہے۔ اور یہ نزاع بھی محض انکار خلافت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ورنہ ابتدائے اختلاف میں اس کا کوئی وجود ہی نہ تھا اور تمام اکابرین اہل پیغام بڑے غیر مبہم اور واضح الفاظ میں نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متواتر اقرار کرتے رہے ہیں۔

اس مسئلہ کے سلسلہ میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو واضح اور فیصلہ کن تحریریں پیش کرتے ہیں غیر مبایعین ان کی دور از کار تاویلیں کر کے مسئلہ کو الجھانے کی کوشش کیا کرتے ہیں کتاب زیر نظر میں فاضل مصنف نے ان تاویلوں کی خصوصیت کے ساتھ خوب قلعی کھول دی ہے اور اصل حقیقت کو آشکار کیا ہے۔

الغرض یہ کتاب اس مسئلہ پر سلسلہ کے لٹریچر میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ غیر مبایعین چونکہ کتاب قول سدید وسیع پیمانے پر تقسیم کر رہے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب جماعت اس کے پیدا شدہ وساوس کو دور کرنے کے لئے "قولِ بلیغ" کی بھی بکثرت اشاعت کریں۔ اور نہ صرف خود پڑھیں بلکہ غیر مبایعین تک بھی اسے پہنچائیں۔

تحریک جدید کا چندہ وعدوں کی آخری میعاد فروری تک ادا کرنیوالے مجاہدین

(قسط ۸)

دفتر اول سال ۲۲ کے جن احباب کرام نے اپنے وعدے۔ وعدوں کی میعاد کے اندر ادا کر دیئے ہیں۔ ان کے نام شائع کرتے ہوئے ان مجاہدین سے درخواست ہے۔ جو ابھی تک ادا نہیں کر سکے۔ باوجودیکہ ان کا ارادہ اور عزم یہی ہے۔ کہ وہ بھی ابتدائے سال میں ادا کر کے سارا سال ہی ثواب حاصل کرتے رہیں۔ ...... اب ان کے لئے یہ موقع ہے کہ ماہ فروری یا حد آخر مارچ تک ادا کر دیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا اعلان فرماتے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ دورت تحریک جدید کا روپیہ مارچ تک جمع کر دیں۔ تا تحریک جدید کے سالانہ بجٹ میں کام آجائے۔ پس وعدہ کرنے والے اور عہدہ دار احباب پورے جوش سے یہ توجہ تمام کام کریں۔ تو بفضل خدا آخر مارچ تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک پورا ہو جائے گا۔ جیسا کہ جماعت کراچی اپنے اس سال کے وعدہ کو جو ۷۵ ہزار روپیہ کا ہے۔ مارچ تک سو فیصدی پورا کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اور بعدازاں مزید ۲۵ ہزار روپیہ آخر سال تک ادا کر کے ایک لاکھ پورا کرنے میں کوشاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین پس اگر دوسری شہری اور زمیندار جماعتیں بھی اس پر عمل کریں۔ تو بفضل تعالیٰ وہ بھی کامیاب ہوں گی۔ فہرست درج ذیل ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

حکیم عبدالواحد صاحب دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ ۷/-
چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ " ۱۲/۸
والدہ مرحومہ " " " ۱۲/۸
دادی صاحبہ مرحومہ " " ۱۲/۸
مشتاق زہرہ اہلیہ " " ۱۵/۴
منیر احمد پسر " " ۵/-/-
نصیر احمد " " " ۵/-/-
امتہ الجمیل دختر " " ۵/-/-
امتہ النصیر " " " ۵/-/
ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب فضل عمر ہسپتال ۴۲/-
اہلیہ " " ۲۷/-
کریم احمد نعیم بی۔ ایس۔ سی ابن ڈاکٹر صاحب ۷/-
قاری محمد امین صاحب دار الصدر غربی ربوہ ۴۲/-
امتہ العزیز اہلیہ مع بچگان " ۲۰/-
مرزا برکت علی صاحب پنشنر دار الرحمت ربوہ ۵۶/۸
اہلیہ " " " ۳۱/۸/-
والدین مرحوم " " ۱۰/-/-
عبدالرحیم " برادر " ۵/-/-
صالحہ بیگم طلعت دختر " ۹/۸
عبدالحق صاحب شاکر منجانب حضرت رسول کریم صلعم و ام المومنین رضی ۷/۳
شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ٹی آئی کالج ۵۲/-
نصرت جہاں بیگم اہلیہ " " ۱۷/-/-
والدہ مرحومہ " " ۱۹/-
ناصر احمد خالد پسر " ۵/۱۱/-
منور احمد خالد " " " ۵/۱۱/-
مظفر احمد خالد " " ۵/۸/-
حامد احمد خالد " " ۵/۸
محمود احمد خالد " " ۵/۸/-
مسعود احمد خالد " " ۵/۸/-

ماسٹر غلام احمد صاحب ہائی سکول ربوہ ۵/۴
حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ ۱۵/۱۲/-
چوہدری عبدالمومن صاحب محرر امانت ۱۵/-
مبارکہ صاحبہ دختر صوفی محمد ابراہیم صاحب دار الرحمت وسطی ۵/-/-
آمنہ بیگم اہلیہ عبدالرحیم صاحب درویش " ۱۰/۸/-
مولوی ظہور دین صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ۲۷/-
والدہ صاحبہ " " ۱۰/-
اہلیہ " " ۱۰/-
خانصاحب منشی برکت علی صاحب پنشنر دار الرحمت وسطی ۱۱۷/-
حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی معہ اہلیہ صاحبہ دار الرحمت غربی ۲۳۰/-
مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری " ۶۳/۴
اہلیہ " " ۶/۱۲
ملک محمد رفیق صاحب دار الصدر غربی ۲۰/-
عبدالحفیظ خانصاحب تمارضی منزل " ۵/-
اہلیہ صاحبہ ابو المنیر نور الحق صاحب ربوہ ۷/۲
بچگان مع مقصود الحق صاحب " ۹/۲
مرزا مہتاب بیگ صاحب گولبازار ۷/۲/-
ڈاکٹر سراج دین صاحب محلہ دار النصر ربوہ ۱۴/-
میلی اہلیہ محمد اشرف صاحب مرحوم ربوہ ۷/۷/-
زینب بی بی اہلیہ چراغ دین صاحب " ۷/۳/-
ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ۸/۸/-
اہلیہ " " ۱۰/۸
میاں علی محمد صاحب گھمیانہ ۸/۴
بخت بھری والدہ حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ ۲۸/-
منشی محمد عبداللہ صاحب سیالکوٹ شہر ۹/۱/-

چوہدری محمد اسلم صاحب چھور سیالکوٹ ۲۷۳/-
اہلیہ " " " ۱۰۰/-/-
ادریس احمد پسر " " ۴۵/-/-
والدہ صاحبہ محمد اسلم صاحب " ۳۵/-/-
غلام حضور صاحب چونڈہ " " ۱۲/-/-
خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال ۶۰/-/-
میاں احمد دین صاحب راجپوت زرگر سمبڑیال ۱۲/-/-
غلام فاطمہ اہلیہ " " ۱۷/۴/-
عبدالباری صاحب ظفروال سیالکوٹ ۹/۱۲/-
چوہدری محمد حسین صاحب کھریپہ منڈیکے بیریاں ۲۸/۱۲
امینہ بیگم اہلیہ " ۸/-/-
چوہدری فضل احمد سیکرٹری مال صاحب بھیار سیالکوٹ ۱۰/-/-
فیروزہ بیگم صاحبہ اسلامیہ پارک لاہور ۵/۴/-
بابو شمس الدین صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور ۲۰/-/-
بابو غلام رسول صاحب " " ۸/۸/-
میاں محمد اسحٰق صاحب قلعہ گجر سنگھ لاہور ۲۷/-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اللہ داد خانصاحب لاہور ۸/-/-
عبدالواحد خان سمینٹ بلڈنگ لاہور ۱۲/-/-
حافظ محمود الحق صاحب کپورتھلوی بیڈن روڈ لاہور ۲۲/-/-
شیخ عباد الرحمٰن صاحب " ۲۸/-/-
منشی سربلند خان صاحب پنشنر بیکلوڈ روڈ لاہور ۱۸/۸
والدہ چوہدری محمد یوسف صاحب ٹی ٹی ۸/-
بیکر و بیبا رٹیز معرفت ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور ۱۰۰/-
محمد جمیل خان صاحب سلطان پورہ لاہور ۲/۴/-
اہلیہ " ۵/۸/-
بابو عبدالرحمٰن صاحب الٰہی پارک مصری شاہ ۵۷/-
سردار غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو لاہور ۱۸/۴
اصغری بیگم اہلیہ ندد خان صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰/-/-
حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم بذریعہ محمد یحییٰ صاحب نیلا گنبد لاہور ۲۹/-/-
مرزا نذیر حسین صاحب گوالمنڈی لاہور ۱۰/۴
امتہ العزیز اہلیہ " " ۶/۹
حیات بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ " ۶/۷
حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مرحوم والد " ۶/۷
صوفی فضل الٰہی صاحب لاہور ۳۰۷/-
عائشہ بی بی اہلیہ حکیم محمد عبدالجلیل صاحب مرحوم شیخوپورہ ۱۰/-/-
چوہدری رحمت علی صاحب بیگم کوٹ ۲۳/-
خدیجہ بیگم اہلیہ " ۱۹/-/-
حوالدار غلام احمد صاحب چک ۱۷ چھور ۱۵/-/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک ۱۵ نیاں ۲۰/-
چوہدری عبدالمجید صاحب " ۵/۸
ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک گوجرانوالہ ۸/۸/-

چوہدری نور محمد صاحب گرمولہ ورکاں گوجرانوالہ ۴۶/-/-
محمد اقبال حسین صاحب ٹیچر سبحانیہ ہائی سکول ۲۰۸ ج ب لائلپور ۴۱/-
مع بچگان و اہلیہ و مرحوم عزیزان
چوہدری وزیر خان صاحب چک ۹۷ ۸/۹
شیخ عبدالرحمٰن صاحب آڑھتی سرگودھا ۳۱۰/-
شیخ مولا بخش صاحب مرحوم والد " ۱۵/-/-
اہلیہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب " ۶/-/-
چوہدری غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار سرگودھا ۱۰۰/-
خان محمد شریف خانصاحب سیالکوٹی " ۵/-/-
ماسٹر محمد حیات صاحب پڑھار ادرجہ ۷/-/-
ہاجرہ بی بی صاحبہ " ۴/۱/-
میاں خدا بخش صاحب مرحوم " ۲۰/-/-
محمد عبداللہ صاحب مع بچگان ۴۶ ج ب ۱۲/۴
مائی خوشی محمد صاحب چک ۳۱ ج ب ۲۸/-
میاں خدا بخش صاحب دوکاندار گجرات شہر ۱۶/۴
ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب " ۵۳/-
محمد دین صاحب پنسالنویس مع اہلیہ منڈی بہاء الدین گجرات ۷/-
رحمت بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں ۹/-/-
پیر شیر عالم صاحب مع اہلیہ حمیدہ بیگم گوٹے کی ۱۶/-/-
منشی احمد دین صاحب گنجاہ ۱۱/۸/-
شیخ غلام علی صاحب گوالمنڈی راولپنڈی ۶۰/-
قاضی عبدالرشید صاحب " ۲۵/-
ملک غلام نبی صاحب پنڈوری کیمبل پور ۵/۱۲/-
سید محمد احسن صاحب احمدیہ لائبریری ڈیرہ غازیخاں ۱۵/۸/-
" منجانب والد صاحب محترم " ۵/-
شیخ عبداللطیف صاحب شام گنج مردان ۸/-
میاں اعراف اللہ صاحب پنشنر " ۵/-/-
منشی فضل کریم صاحب مرحوم والد نذیر احمد صاحب منٹگمری
والدہ صاحبہ نذیر احمد خانصاحب " ۶/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۶/-
ملک برکت اللہ خانصاحب " " ۱۰/-
امتہ اللہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب " ۹/-
آپ نے کل رقم ۲۱۴/- روپے ارسال کر کے سابقہ بھی ادا فرمایا۔
چوہدری علم الدین صاحب بیت والے ۹۳ ۱۲-L منٹگمری ۱۳/۴
سیٹھ اللہ جوایا صاحب شکور منزل ملتان شہر ۱۱۵/-/-
شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور ۲۲/۷/-
کبیرن بی بی زوجہ " ۱۸/-
فاطمہ بانو صاحبہ اہلیہ محمد بچل صاحب مرحوم میاں چنوں ۵/۱
عزیز محمد خانصاحب بہاولپور ۱۲۱/۴/-
" " ازآنحضرت صلعم ۱۰/-/-
" " اہل وعیال ۱۰/-/-

قریشی محمد سلیمان صاحب حلقہ جنوبی کراچی ۲۹/۱۲/-
بشیر احمد صاحب ہیڈ سپرنٹنڈنٹ سیال ماڑی پور ۴۰/-/-
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد علیخاں صاحب ۹۰/-/-
ماسٹر مامون خانصاحب جہیس آباد ۲۱/-/-
ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب نواب شاہ ۲۹۲/-/-
چوہدری احسان اللہ خانصاحب نبی سرروڈ ۱۲/-/-
حضور بیگم اہلیہ " " ۲۶/۱۲/-
چوہدری احسان اللہ صاحب
اکونٹنٹ احمد آباد ۴۶/-/-
اہلیہ " " ۱۴/-/-
چوہدری حیات محمد صاحب " ۲۹/-/-
اہلیہ " " ۲۱/-/-
چوہدری غلام احمد صاحب " ۸۵/-/-

سید عبد اللہ شاہ صاحب بشیر آباد ۱۰/۴/-
ماسٹر فضل دین صاحب " ۲۲/۶/-
صوفی سلطان احمد صاحب " ۲۱/۴/-
غلام رسول صاحب ملتانی " ۱۱/۱۲/-
چوہدری رستم علی صاحب
محمود آباد ۵/۱/-
سردار محمد صاحب ہیلتھ آفیسر
کوئٹہ ۱۰/-/-
چوہدری عبد اللطیف صاحب
ملتان چھاؤنی ۸۵/۸/-

وکیل المال تحریک جدید

معاوضے کی سکیم کے متعدد نکات پر سمجھوتہ ہو گیا

آخری فیصلہ حکومت پاکستان ہی کرے گی

لاہور ۱۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی وزیر بحالیات اور اس ذیلی کمیٹی کے درمیان متعدد نکات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جو صوبائی حکومت نے مہاجرین کو معاوضہ دینے کی مجوزہ سکیم پر غور و خوض کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی

صوبائی حکومت کی یہ کمیٹی مغربی پاکستان کے وزراء پر مشتمل ہے کمیٹی کے ارکان اور مرکزی وزیر بحالیات حاجی مولا بخش سومرو کے درمیان آج پھر تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اور معاوضے کی ادائیگی کے لئے مرکزی حکومت کی تیار کردہ سکیم کے متعدد نکات پر بحث کی گئی

یہ اجلاس صوبائی وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید خان کی قیام گاہ پر منعقد ہوا

عام انتخابات سے قبل

حاجی مولا بخش سومرو نے۔ اے پی پی کے نمائندے سے ایک انٹرویو میں اس خبر کا اعلان کیا کہ تمام مہاجر آئندہ عام انتخابات سے قبل دوبارہ آباد کر دئیے جائیں گے تاہم آپ نے اس سلسلہ میں جلد بازی کی مذمت کی اور کہا کہ معاوضہ کی سکیم پر پوری طرح غور و خوض ضروری ہے اور اس میں بحالی کے مسئلہ کے ہر امکانی پہلو کو شامل ہونا چاہئیے۔

وزیر بحالیات نے افواہوں کو بے بنیاد قرار دیا کہ معاوضے کے مسئلے پر مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

آپ نے کہا کہ معاوضے کی سکیم کے سلسلہ میں صوبائی حکومت سے میری بات چیت ابھی صلاح مشورے کے مرحلے میں ہے۔ مہاجرین کا مسئلہ بہت بڑا ہے اور حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر زمرے کے مہاجرین کی بحالی کے سوال پر پوری سنجیدگی سے غور کرے۔ ان میں نادار اور ایسے مہاجر بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے کوئی دعویٰ داخل نہیں کیا ہے۔

حاجی صاحب نے کہا کہ مرکزی حکومت کی دلی خواہش ہے کہ آبادکاری کا کام مکمل کرنے کے بعد محکمہ بحالیات کو ختم کر دیا جائے آپ نے کہا کہ مہاجرین کی مستقل آبادکاری مرکزی معاملہ ہے تاہم مرکز اس سلسلہ میں صوبوں سے مشورے کرے گا اور ان کے مشوروں پر اگرچہ پوری طرح غور و خوض کیا جائے گا۔ مگر آخری فیصلہ بہر صورت مرکزی حکومت ہی کرے گی۔

معاوضے کی سکیم کے بارے میں مرکزی اور صوبائی حکومت کی بات چیت کے متعلق اخباری اطلاعات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر بحالیات نے کہا۔ "معاوضے کی سکیم کے متعلق تمام قیاس آرائیاں قبل از وقت ہیں حکومت کوئی قابل عمل حل تلاش کرنے کی غرض سے ابھی حقائق اور اعداد و شمار کا جائزہ لے رہی ہے۔

مراکش مصر اور شام کی یونین میں شریک نہیں ہو گا

پیرس ۱۰ فروری مراکش کے ولی عہد مولائی حسن نے گذشتہ رات یہاں کہا کہ نئی عرب یونین میں ہمارے شریک ہونے کا ہرگز کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مراکش کو اپنے مستقبل پر اعتماد ہے اور اس کی اولین خواہش یہی ہے کہ وہ عالم عرب اور مغربی دنیا دونوں سے خوشگوار اور ٹھوس تعلقات قائم کرے۔ مولائی حسن نے سعودی عرب کے دورے کے بعد بیروت سے مراکش جاتے ہوئے پیرس کے ہوائی اڈے پر کہا کہ شاہ سعود نے مراکش کے ساتھ دوستی کے ایک معاہدے پر دستخط کر دئیے ہیں جو اقتصادی اور مالی شعبوں میں ٹھوس شکل اختیار کرے گا۔

دریں اثنا کل قاہرہ میں ولی عہد یمن شہزادہ محمد عبد البدر نے مصری لیڈروں کے ساتھ بات چیت جاری رکھی۔ یہ بات چیت مصر و شام کی یونین کے ساتھ یمن کی فیڈریشن قائم کرنے کے سوال پر ہو رہی ہے۔

کرنل ناصر کے سیاسی مشیر دفتر کمانڈر علی صابری نے کل کی بات چیت کے بعد بتایا کہ ہم نے یمن کی فوجوں کی یونین کی فوج میں ضم کرنے کے سوال پر بھی گفتگو کی ہے۔

جنگ میں کام آنیوالے سپاہیوں کی یادگار

رنگون ۱۰ فروری۔ کل یہاں سے کچھ دور ایک یادگار کی نقاب کشائی کی رسم ادا کی گئی جو دوسری جنگ عالمگیر کے دوران برما اور آسام کے محاذ پر کام آنے والے دولت مشترکہ کے سپاہیوں کی یاد میں قائم کی گئی ہے۔ وزیر اعظم برما بھی نقاب کشائی کی رسم میں شریک ہوئے۔

بچوں کی نوعمری ہی میں ان کی صحیح راہنمائی کی جائے

والدین اور مدرسین سے خاتون پاکستان کی اپیل

کراچی ۱۰ فروری۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے والدین اور مدرسین سے اپیل کی ہے کہ وہ نوعمری ہی میں بچوں کی صحیح رہنمائی کریں کیونکہ اس دور میں ان کی تعلیم و تربیت ان کے ذہنوں پر انمٹ نقوش چھوڑ جاتی ہے۔

خاتون پاکستان نے یہ الفاظ کل ایک نئے کنڈر گارٹن سکول کا افتتاح کرتے ہوئے کہے۔ جو بمبئی میمن برادری کی جانب سے قائم کیا گیا ہے۔ آپ نے تعلیم اطفال کے لئے یہ ادارہ قائم کرنے پر میمن برادری کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ "اس سکول کا قیام ایک ٹھوس اور عظیم الشان قومی خدمت ہے"۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے خاتون پاکستان نے کہا: بچوں کی تربیت اس نہج پر ہونی چاہئیے کہ ان میں شروع ہی سے عمل اور تعاون کا جذبہ پیدا ہو۔ ان کا معاشرتی شعور ابھرے۔ اور ان میں اجتماعی زندگی کا احساس پروان چڑھے۔ آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ نیا سکول کامیاب ہو گا اور اس کے لئے قابل اور لائق اساتذہ رکھے جائیں گے۔ جنہیں بچوں کی نفسیات سے واقفیت ہو گی۔

بھارت کی مالی حالت اب بھی کافی خراب ہے

نئی دہلی ۱۰ فروری بھارتی وزیر صنعت و تجارت مسٹر مرار جی ڈیسائی نے کل بھارتی درآمدی مشاورتی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اس امکان کو خارج از بحث قرار دیا کہ آئندہ مالی سال کے پہلے نصف میں بھارتی حکومت فراخدلی سے درآمدی لائسنس جاری کرے گی مسٹر ڈیسائی نے کہا کہ روس امریکہ برطانیہ، مغربی جرمنی اور جاپان کی امداد کے باوجود بھارت زرمبادلہ کی شدید قلت سے دوچار ہے اور یہ صورت حال ابھی کچھ عرصہ تک باقی رہے گی۔

جنوب مشرقی ایشیا کے سربراہوں کی کانفرنس

کوالالمپور ۱۰ فروری وزیر اعظم ملایا تنکو عبد الرحمن نے تجویز پیش کی ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کے سربراہوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے جس میں مشترکہ دلچسپی کے مسائل پر غور و خوض کے علاوہ باہمی مفاہمت بہتر بنانے کی کوشش کی جانی چاہئیے

ولادت

مورخہ ۵/۲/۳ کو اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو تیسرا پوتا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبشر احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

ہیڈ ڈرافٹسمین نواب خان

تحریک وقف جدید اور مخلصین جماعت

خدا کے فضل سے تحریک وقف جدید پر جماعت کا بیشتر حصہ لبیک کہہ چکا ہے جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے دور رس نگاہ عطا کی ہے وہ تحریک وقف جدید کی اہمیت اور اس کے ہمہ گیر افادے کو دیکھ کر قربانی کا معیار بلند کر رہے ہیں۔ جماعت کے بہت سے ایسے دوست ہیں جنہوں نے ابتداءً چھ چھ روپے کے وعدے کئے لیکن جونہی تحریک کی تفصیلات ان کے سامنے آئیں انہوں نے اپنے وعدوں کو کئی گنے زیادہ کر دیا اور اپنے عزیزوں اور اقرباء کو بھی قربانی میں شامل کیا۔ اگر جماعت کے سب دوست اس طریق کو اختیار کریں تو ہمیں امید ہے کہ اس تحریک کے نتائج جلد سے جلد نکلنے شروع ہو جائیں۔ ذیل میں ہم بعض مخلصین کے اسماء درج کرتے ہیں جنہوں نے تحریک وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے

(۱) مکرم اسرائیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر چیف انجینئر کراچی منجانب جمیع اقرباء — ۶۰۰/-

(۲) مکرم خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب دار الرحمت وسطی سابق وکیل المال دس افراد کنبہ کی طرف سے۔ — ۶۰/-

(۳) مکرم چوہدری برکت علی خانصاحب وکیل المال ربوہ سات افراد کنبہ کی طرف سے — ۴۲/-

(۴) مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ سات افراد کی طرف سے۔ — ۴۲/-

(۵) مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ سات افراد کی طرف سے — ۴۲/-

(۶) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کوئٹہ دس افراد کنبہ کی طرف سے — ۶۰/-

(۷) مکرم کیپٹن غلام محمد صاحب ککھو کھر دھرم پورہ لاہور دس افراد کی طرف سے۔ — ۶۰/-

(۸) مکرم عبد الواحد صاحب ریوڑی فروش چوک وزیر خان لاہور سات افراد کی طرف سے — ۴۲/- اضافہ — ۱۸/-

(۹) مکرم ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب گوجی ۲۲ افراد کنبہ کی طرف سے — ۱۳۲/-

(۱۰) چوہدری محمد رمضان صاحب کارکن وکالت تبشیر ربوہ — ۳۰/-

(۱۱) ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب منٹگمری ۱۳ افراد کنبہ کی طرف سے — ۷۸/-

(۱۲) مکرم حاجی عبد الرحمن صاحب رئیس باندھی سندھ از خود و اہلیہ — ۲۰۰/-

(۱۳) مکرم شیخ محمد شریف صاحب ابن شیخ کریم بخش صاحب لاہور — ۱۵۶/-

- منجانب والدین — ۱۲/-
- منجانب اہلیہ و بچگان خود — ۶۰/-
- منجانب ہمشیرہ و برادر خورد شیخ محمد اقبال صاحب — ۴۲/-
- منجانب خاندان برادر خورد شیخ محمد حنیف صاحب۔ — ۳۶/-
- منجانب عزیز محمود احمد صاحب — ۶/-

(باقی آئندہ)

انچارج دفتر تحریک جدید - ربوہ

نہایت ضروری اعلان

رسالہ مصلح موعود تقریر مولانا جلال الدین صاحب شمس کے متعلق اعلان ہو چکا ہے کہ وہ ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے دیا جائے گا۔ چونکہ بہت محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اس واسطے صرف انہی آرڈروں کی تعمیل کی جائے گی جن کی قیمت پہنچ چکی ہو گی۔ ۱۶۰ صفحہ کا رسالہ ایک آنے میں دیا جا رہا ہے۔ یہ قیمت بذریعہ منی آرڈر یا بصورت ٹکٹ آنی چاہیئے

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

تعلیم الاسلام کالج یونین کا بین الکلیاتی اردو مباحثہ

قوم کیلئے سیاستدانوں کی ضرورت کو تسلیم کر لیا گیا

قائد ایوان کی پیش کردہ مخالفانہ قرارداد منظور نہیں ہو سکی

ربوہ ۱۰ فروری۔ تعلیم الاسلام کالج کے بین الکلیاتی سالانہ اردو مباحثہ میں قائد ایوان کی پیش کردہ اس قرارداد سے کہ "قوم کو سیاستدانوں کی ضرورت نہیں" حزب اختلاف کے لئے جو الجھن پیدا ہو گئی تھی۔ وہ بالآخر دور ہو گئی۔ کیونکہ بہر طور قرارداد منظور نہیں ہو سکی۔ اور اس طرح بہت بھاری اکثریت سے قوم کیلئے انکے وجود کی ضرورت تسلیم کر لی گئی۔

یہ مباحثہ جو نہایت وسیع پیمانہ پر منعقد کیا گیا تھا تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالا کل پاکستان بین الکلیاتی چوتھا سالانہ مباحثہ تھا اسمیں پاکستان بھر کے متعدد کالجوں کے بائیس سے بھی زیادہ مقرروں نے حصہ لیا۔ جن میں سے لاء کالج لاہور کے ارشاد حسین کاظمی اور ریاض اختر علی الترتیب اوّل اور سوم قرار پائے اور دوم پوزیشن پنجاب یونیورسٹی یونین کے نسیم باجوہ نے حاصل کی۔ مجموعی لحاظ سے ٹرافی لاء کالج لاہور کے حصہ میں آئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایک روز قبل انگریزی کا مباحثہ میں بھی ٹرافی لاء کالج لاہور نے ہی جیتی تھی۔ اردو مباحثہ میں منصفی کے فرائض ملک کے مشہور شاعر و ادیب جناب احسان دانش، ہفت روزہ قندیل لاہور کے ایڈیٹر جناب شیر محمد اختر اور جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل جناب سید داؤد احمد نے ادا فرمائے۔

اس عظیم الشان مباحثہ کی کارروائی کالج یونین کے وائس پریذیڈنٹ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ تعلیم الاسلام کالج کے دو مقرروں عبد السمیع اور عبد الرشید نے قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے بحث کا آغاز کیا۔ جس میں ہیلی کالج آف کامرس، اورینٹل کالج، اسلامیہ کالج لاہور، دیال سنگھ کالج لاہور، ایمرسن کالج ملتان، اسلامیہ کالج گوجرانوالہ گورنمنٹ کالج سرگودھا، لاء کالج لاہور، گورنمنٹ کالج جھنگ، پنجاب یونیورسٹی یونین اور ینگ سپیکرز یونین کے مقررین نے موضوع کی تائید اور اس کی مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور فن خطابت کے خوب جوہر دکھائے۔

مباحثہ کے اختتام پر جب صدر مجلس نے ایوان کی رائے معلوم کی تو ایوان نے بہت بھاری اکثریت سے قرارداد کو مسترد کر کے حزب اختلاف کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ قوم کو سیاستدانوں کی ضرورت ہے۔ منصف صاحبان کے فیصلہ کے اعلان سے قبل حاضرین کے اصرار پر جناب احسان دانش نے اپنے بلند پایہ کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ بعد ازاں صدر مجلس کی درخواست پر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل نے ٹرافی جیتنے والے کالجوں اور انعام حاصل کرنے والے چوٹی کے مقرروں میں انعامات تقسیم کئے۔

مباحثہ کے اختتام پذیر ہونے کے بعد جملہ مقررین کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ جس کے بعد کالج یونین کی طرف سے آزاد کشمیر اور کاغان ویلی کی سیر، کشتی رانی کے مقابلوں اور گزشتہ سال کے مباحثوں کے دستاویزی فلم دکھائے گئے۔ ان فلموں کی نمائش پر یونین کے سالانہ انگریزی اور اردو مباحثوں کی تقریبات اختتام پذیر ہوئیں۔ ہر دو مباحثے انتظامات، متعدد کالجوں کی شرکت، تقریروں کے معیار، اور سامعین کے پُر وقار اشتیاق، الغرض ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہے۔

نہری تنازعہ کے متعلق پاکستان کا آئندہ اقدام

کراچی ۱۱ فروری۔ نہری پانی کے تنازعہ کے متعلق بات چیت کرنے والے پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر جی معین الدین نے بتایا ہے کہ عالمی بینک کے نائب صدر مسٹر الیف سے تازہ ترین بات چیت کی روشنی میں حکومت نے اپنے آئندہ اقدام کے متعلق اب تک اپنے نظریات کو آخری شکل نہیں دی ہے۔ مسٹر معین الدین نے توقع ظاہر کی کہ فروری کے آخر میں کوئی فیصلہ کر لیا جائے گا۔